جناب ارشاد احمد حقانی، راجہ فتح خان اور تاریخ سے فریب
ایک وضاحت

شکیل عثمانی

ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت (اکتوبر 2009ء) میں میرے مضمون ''جناب ارشاد احمد حقانی، راجہ فتح خاں اور تاریخ سے فریب'' کی اشاعت کے بعد بعض احباب نے کہا'' آپ نے اپنے دعوے کہ جماعتِ احمدیہ کو بائیں بازو کے سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں میں خاصے ہمدرد مل گئے ہیں'' کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اس لیے ان احباب اور عام قارئین کے لیے درج ذیل حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

1۔ جماعتِ احمدیہ لاہور نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں نیشنل عوامی پارٹی کے سابق سیکرٹری جنرل، قسور گردیزی اور پارٹی کے ایک رہنما شیر محمد مری المعروف بہ جنرل شیروف کے بیانات ہیں جن میں 1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔

2۔ بائیں بازو کے ممتاز دانشور اور پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کے ڈائریکٹر ورکشاپ جناب حسین نقی نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا:

> ''تحریک ختم نبوت میں احراریوں نے ایک سیاسی حکمت عملی کے تحت قادیانیوں کو ہدف بنایا۔ پیپلز پارٹی اور بھٹو مرحوم دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے سو سال پرانا (قادیانی) مسئلہ حل کر دیا۔ انھوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ مسئلے کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب پاکستان میں ہر فرقے کے لیے یہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور اس وقت ہر فرقہ ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہا ہے۔'' (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، مارچ 1995ء)

3۔ بائیں بازو کی معروف ادیبہ اور کالم نگار محترمہ زاہدہ حنا روزنامہ ایکسپریس میں اپنے کالم'' نرم گرم'' میں قادیانیوں کے لیے اپنے نرم گوشے کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ وہ 1980ء کی دہائی میں افغانستان میں روسی افواج کے خلاف تحریکِ مزاحمت کا مضحکہ اڑاتے ہوئے لکھتی ہیں:

> ''یہ وہ دن تھے جب پاکستانی سماج کو نئے سرے سے مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کا آغاز ہوا تھا۔ اس

کی بنیاد ذوالفقار بھٹو مرحوم رکھ گئے تھے۔ مولویوں کو خوش کرنے کا سفر انھیں غیر مسلم قرار دے کر شروع ہوا جنھیں بانی پاکستان مسلمان سمجھتے تھے۔ یہ سفر آخری دنوں میں اقتدار بچانے کی خاطر جمعہ کی چھٹی اور شراب بندی جیسے فروعی اور نمائشی معاملات پر ختم ہوا۔'' (9 ستمبر 2007ء)

4۔ ماہنامہ ''نیا زمانہ'' لاہور کی فائلیں دیکھ لی جائیں۔ متعدد شماروں میں بائیں بازو کے لکھاری اور احمدی صحافی اور ادیب اپنے نقطۂ نظر کی اشاعت کرتے نظر آئیں گے۔ ان کا ایک مشترکہ موضوع احمدیوں کے بنیادی حقوق کی مبینہ خلاف ورزی اور ستمبر 1974ء کی آئینی ترمیم کی مذمت ہوگا۔ میرے پیش نظر 2008ء اور 2009ء کے شمارے ہیں۔

اب چند سطور جناب ارشاد احمد حقانی کے بارے میں:

میں نے روزنامہ جنگ مورخہ 27 جون 2009ء میں جناب حقانی کا کالم ''حرف تمنا'' حیرت اور رنج کے ساتھ ختم کیا۔ جناب حقانی نے اپنے کالم میں راجہ فتح خاں صاحب کا خط بغیر کسی تبصرے کے شائع کیا ہے۔ انھوں نے بعد میں شائع ہونے والے کسی کالم میں بھی راجہ صاحب کے ''افکار عالیہ'' پر اظہار خیال نہیں کیا۔ حالانکہ جماعت اسلامی پنجاب کے ترجمان روزنامہ ''تسنیم'' لاہور کے ایڈیٹر اور جماعت اسلامی پنجاب کے سیکرٹری کی حیثیت سے وہ برسوں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ وہ راجہ صاحب کو اپنے مرحوم دوستوں جناب سعید ملک اور جناب نعیم صدیقی کی مرتبہ کتاب ''فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر تبصرہ'' پڑھنے کا مشورہ دے سکتے تھے جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے کے علاوہ اسلامی ریاست کی نوعیت اور قائد اعظم کی 11 راگست 1947ء کی تقریر پر بھی بحث کی گئی ہے۔ لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

☆☆☆